

## 97488-پرانے سکوں کو ان کی اصل قیمت سے زیادہ میں فروخت کرنا

سوال

پرانی کرنی جیسے کہ عربی ریال اور فرانسیسی ریال وغیرہ کی خرید و فروخت کرنی ہو تو کیا انہیں کرنی شمار کیا جائے یا خرید و فروخت کی کوئی بھی چیز سمجھا جائے؟

پسندیدہ جواب

پرانے سکے اگر سونے کے ہوں اور انہیں سونے کے عوض ہی فروخت کیا جائے، یا پھر چاندی کے عوض فروخت کیا جائے تو وزن میں برابری ضروری ہے اور اس مجلس میں قبضہ بھی ضروری ہے، اور اگر انہیں کسی اور چیز کے عوض فروخت کیا جائے مثلاً: سونے کا سکہ چاندی کے سکے کے عوض فروخت کیا جائے، یا نقدی نوٹ کے عوض فروخت ہو یا چاندی کو نوٹوں کے عوض فروخت کیا جائے تو پھر صرف اسی مجلس میں قبضہ ضروری ہے، دونوں کا ہم وزن ہونا ضروری نہیں ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سونا سونے کے بدلتے، چاندی چاندی کے بدلتے، گندم گندم کے بدلتے، جو جو کے بدلتے، کھجور کھجور کے بدلتے، نمک نمک کے بدلتے فروخت ہو تو برابر وزن اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گی، لیکن جب یہ چیزیں ایک دوسرے کے عوض فروخت ہوں تو تم نقد و نقد جیسے چاہو فروخت کرو) مسلم: (2970) نے اسے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اب اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ سکہ راجح الوقت ہے یا نہیں، چونکہ وہ سونے یا چاندی کا ہے تو یہ حدیث میں مذکور اصناف میں شامل ہے جن میں سود ہو سکتا ہے۔

لیکن اگر سکے سونے اور چاندی کا نہیں ہے، مثلاً: کاغذ یا پتیل وغیرہ کا ہے اور اب وہ راجح الوقت بھی نہیں ہے، تو اس کی خرید و فروخت بالع اور مشتری کے اتفاق کے مطابق ہو سکتی ہے، لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ اسراف اور فضول خرچی نہ ہو؛ کیونکہ کچھ لوگ ایسی نادر کرنسیاں خریدنے کے لیے بہت زیادہ دولت لٹادیتے ہیں، جبکہ شریعت نے دولت کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے، اسے ضائع کرنے سے منع کیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پرانے سکوں کو ان کی قیمت سے زیادہ دے کر خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ:

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ اب یہ کرنی پرانی ہو چکی ہے اور بطور کرنی استعمال نہیں کی جا رہی، مثلاً کسی کے پاس قدیم سرخ رنگ کا ایک ریال ہے، یا پانچ ریال ہیں، یاد س ریال ہیں جو کہ اب بند ہو چکے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ 10 والاریال 100 ریال میں فروخت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ یہ اس وقت نقدی نوٹ نہیں ہے بلکہ سامان تجارت ہے، اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" ختم شد

"القاء الباب المفتوح" (233/18)، مختصر اقتباس مکمل ہوا

واللہ اعلم